بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سید عالم ﷺ کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب "تحقیقات" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد دوم

از قلم

پاسبان عظمت حبیب رحمان

مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی

بارک اللہ لہ وعلیہ وفیہ وکل مالہ

صدر شعبہ تدریس افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ و خطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز، کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ۔ (صحیح مسلم' مسند احمد' ترمذی' مشکوٰۃ' مسند طیالسی' بیہقی عن جابر بن سمرہ ﷺ۔ نیز سیرت حلبیہ' سیرت نبویہ للامام دحلان المکی وحجۃ اللہ علی العالمین)۔

فقیر نے وجہ استدلال یہ لکھی تھی کہ "پتھر بولنے والی مخلوق نہیں' جماد ہے۔ پس اس کا سلام' تکلیم الٰہی سے تھا۔ یعنی قدرت اسے بلوا رہی تھی جس کی پکار نبوت ورسالت کا حوالہ دے رہی تھی جب کہ اس کا قبل از بعثت ہونا خود حدیث میں مصرّح ہے جو ما نحن فیه کی واضح دلیل ہے ورنہ اعلانِ نبوت سے قبل یا رسول اللہ کے الفاظ چہ معنی؟ (دعوت رجوع' صفحہ ۲۷)۔

مگر ہمارے اٹھائے گئے اس پوائنٹ کے مطابق اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ باقی اس جیسی ایک اور روایت کے حوالہ سے انہوں نے جو اپنے منفی مؤقف کے لیۓ استدلال کیا ہے اس کا جواب باب نہم میں آ رہا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۷۔ سیّد عالم ﷺ کی شان اصلیت' اولویّت اور جامعیت (کہ آپ ﷺ اصل کل کمالات' اولیٰ بکل الکمالات اور جامع کل کمالات ہیں) سے بھی فقیر نے مسئلہ ہٰذا کے لیۓ استدلال کرتے ہوۓ لکھا تھا کہ وجودِ فرع وجودِ اصل کی دلیل ہوتا ہے۔ چنانچہ اولاد کا وجود' والدین کے وجود کی' نیز نہر میں پانی کا ہونا دریا وغیرہ میں پانی کے پاۓ جانے کی دلیل ہے۔ شاخوں کا ہرا بھرا ہونا جڑوں کے تر ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ ٹیوب لائٹس اور قمقموں کی جگمگاہٹ پاور ہاؤس میں بجلی کی موجودگی پر دالّ ہوتی ہے۔ جب کہ بعض انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے متعلق صراحۃً موجود ہے کہ وہ انتہائی چھوٹی عمر میں منصب نبوت پر فائز تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت سیدنا یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بارے میں فرمایا: "واتینه الحکم صبیا"۔

بناء بریں لازم ہوا کہ سید عالم ﷺ بھی اس عمر میں نبی ہوں ورنہ حسب بالا اصل وفرع کا اختلاف لازم آۓ گا وہٰذا خلف۔

اس کے لیۓ روح المعانی' جلد ۱۳' صفحہ ۶۰ کی عبارت بھی پیش کی تھی جو نمبر ۷ پر ابھی گزری ہے۔

حضور کی شان اولویت کے لیۓ شفاء السقام للعلامہ السبکی رحمہ اللہ کا حوالہ دیا تھا۔ شان جامعیت کے لیۓ امام بوصیری اور علامہ جامی علیہما الرحمۃ کے نعتیہ اشعار کے علاوہ حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ کی یہ منظوم عبارت پیش کی تھی"۔ ہر رتبہ کہ بود در امکان بروست ختم۔ ہر نعمتے کہ داشت خدا شد برو تمام"۔ (مدارج' جلد ۱' صفحہ ۳۶)۔

جب کہ شان اصلیت کی وضاحت کے لیے حضرت غزالیٔ زماں کے رسالہ مبارکہ الحق المبین اور عجالہ

نافعہ حیات النبی ﷺ کے علاوہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے لکھا تھا کہ آپ نے آیت کریمہ ''وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین '' کے پیش نظر ارقام فرمایا ہے: ''ازل سے ابد تک' ارض وسماء میں' اولیٰ وآخرت میں' دنیا ؤ دین میں) روح وجسم میں' چھوٹی یا بڑی' بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت کسی کو ملی' اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی۔ سب حضور کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ (تجلی الیقین' صفحہ ۱۳' طبع لائل پور' (فیصل آباد))۔ نیز حدائق بخشش میں فرمایا۔

لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی (ﷺ)

ملاحظہ ہو (دعوت رجوع' صفحہ ۲۹ تا ۳۲)

مگر ہمارے اٹھائے گئے اس نکتہ کے مطابق ہماری اس دلیل کا بھی مصنف تحقیقات نے کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۸۔ نیز فقیر نے لکھا تھا کہ ''کتب سیر میں منقول ولادت باسعادت کے وقت آپ ﷺ کی اپنی امت کے لیۓ رب ھب لی امتی کے الفاظ سے فرمائی گئی دعاء مبارک بھی ما نحن فیہ کی واضح مؤید ہے''۔ فلیتأمل ''۔ (دعوت رجوع' صفحہ ۲۹)۔

مگر موصوف نے اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ بعض ذرائع سے خبر پہنچی ہے کہ وہ اس کے وجود سے انکار کر رہے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس کے لیے سر دست اتنا کافی ہے کہ وہ قرآن پر ہاتھ رکھ کر کہہ دیں کہ ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔ دیکھا جائے گا۔

جواب دیئے بغیر دوبارہ لائے گئے دلائل:

مصنف تحقیقات نے اپنے جوابی مکتوب میں اپنے باطل موقف کے جو بعض دلائل پیش کیۓ تھے جیسے کتب حدیث وسیر میں باب[۱] المبعث وبدئو الوحی' علامہ علی القاری سے منسوب انہ کان[۲] قبل الاربعین ولیا الخ۔ نیز متعبد[۳] بالشرائع السابقہ ہونا' اسی طرح ''نبی کی تعریف'' اور اول الانبیاء آدم علیہ السلام سے استدلال۔ نیز کنت نبیا کو تشہیر واشاعت پر محمول کرتے ہوئے حقیقی معنی پر ہونے کو محض بعض کا نظریہ بتانا نیز نبی کے لیۓ عالم ارواح اور عالم جسام کا فرق کرتے ہوئے اسے بھی عام لوگوں بلکہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ (نقل کفر کفر نباشد)۔ نمرود' شداد' فرعون' ہامان' اور ابولہب وابوجہل سے ان کا تشبیہ دینا وغیرہ ان سب کے مسکت اور مسقط جواب فقیر نے دیئے ملاحظہ ہو (دعوت رجوع' صفحہ ۳۵' ۴۰' ۴۱' ۴۵' ۴۶' ۴۷' ۴۸)۔

مگر موصوف نے اپنی باری میں نہ صرف یہ کہ ان کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ پوری ہمت کے ساتھ ان